غزل

محمد مختار علی (جدہ)

افسانے سے بڑھ کر ہے، حقیقت سے زیادہ
کچھ بھی نہیں دنیا میں محبت سے زیادہ

اب کرب ہے آنکھوں میں بصارت سے زیادہ
اب اشک ہیں آئینوں میں حیرت سے زیادہ

خود سے جو ملاقات ادھوری ہے وہ کرلیں
کچھ وقت میسر ہو جو فرصت سے زیادہ

اب کوئی ضرورت ہے، نہ تم پاس ہو میرے
تم تھے تو سبھی کچھ تھا ضرورت سے زیادہ

یہ کارِ محبت ہے ذرا ٹھہریئے صاحب!
ہر کام کو مت کیجیے عجلت سے زیادہ

شہرت کبھی معیار سے بڑھ کر نہیں ہوتی
بولی کہیں لگ جاتی ہے قیمت سے زیادہ

کیا کم ہے کہ اُس در سے بھی ہم کچھ نہیں لائے
ملتا ہے جہاں ظرف کو وسعت سے زیادہ

انساں ہیں، اگر بے سروساماں ہیں تو کیا ہے؟
مت دیکھئے صاحب ہمیں نفرت سے زیادہ

اک عشق ضروری ہے کہ مختارؔ یہ جیون
کچھ بھی نہیں اک عشق کی مہلت سے زیادہ